© rasailojaraid.com

لال مسجد تنازع پر مذاکرات کیسے سبوتاژ کیے گئے؟

مولانا زاہد الراشدی

پاکستان مسلم لیگ (ق) کے سربراہ چودھری شجاعت حسین اور وفاقی وزیر مذہبی امور اعجاز الحق کے ساتھ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے رہنماؤں کے مذاکرات کی رپورٹ مختصراً پیش کی جاچکی ہے اور اب مذاکرات کے دوسرے دو مراحل کی صورتحال سے قارئین کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں، لیکن اس سے قبل غازی عبدالرشد کا تذکرہ ضروری ہے، جو اپنی والدہ محترمہ اور دیگر بہت سے رفقا سمیت لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے خلاف سرکاری فورسز کے مسلح آپریشن کے آخری راؤنڈ میں شہید ہوچکے ہیں۔

غازی عبدالرشید ہمارے محترم اور بزرگ دوست مولانا عبداللہ شہید کے فرزند تھے، باصلاحیت جوان تھے، دین کی سربلندی کے جذبے سے سرشار تھے اور اس کے لیے ہر وقت، ہر طریقہ اختیار کرنے کے لیے تیار رہتے تھے۔ ان کے طریق کار سے اختلاف کیا جاسکتا ہے اور ہم نے دینی جدوجہد کے لیے ان کے طریق کار کو ہمیشہ غلط کہا، لیکن دین کی سربلندی اور بالادستی کے لیے ان کا خلوص و جذبہ اور محنت وایثار شک وشبہ سے بالاتر تھا اور ان کی استقامت وعزیمت کا حال یہ تھا کہ آخر دم تک جان بچانے کے تمام مواقع میسر رہنے کے باوجود، جس طریق کار کو انہوں نے اپنی جدوجہد کے لیے صحیح سمجھا، اس پر ڈٹے رہے اور اسی کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کردیا۔ (إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون)

غازی عبدالرشید، ان کی والدہ محترمہ اور ان کے دیگر رفقا کار کی شہادت کا یہ المناک سانحہ ہمارے لیے انتہائی صدمے کا باعث ہے، اس کے ساتھ ہی جو دوسرے حضرات اس دوران جاں بحق ہوئے، ان کی موت پر بھی ہمیں صدمہ ہے کہ وہ مسلمان تھے اور پاکستانی تھے۔ ان میں سے بعض افراد اپنی ڈیوٹی پر تھے اور کچھ غیر متعلقہ شہری بھی تھے۔ ہم ان سب کی موت پر رنجیدہ ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت انہیں جوارِ رحمت میں جگہ دیں اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازیں (آمین یارب العالمین)

مذاکرات کی رپورٹ یہاں تک پہنچی تھی کہ اعجاز الحق نے ہمیں بتایا کہ وزیر اعظم شوکت عزیز کے ساتھ ہماری ملاقات کا پروگرام بنایا جارہا ہے۔ چنانچہ یہ ملاقات نو جولائی کو دو بجے کے بعد وزیر اعظم ہاؤس میں ہوئی، جس میں ان کے ساتھ چودھری شجاعت حسین اور وفاقی وزرا اعجاز الحق، محمد علی درانی، طارق عظیم اور کمانڈر خلیل احمد وغیرہ شریک گفتگو تھے، جب کہ مولانا سلیم اللہ خان کی سربراہی میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے، مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا عادل خان، مولانا حکیم محمد مظہر، مولانا مفتی محمد، مولانا قاضی عبدالرشید اور راقم الحروف بھی شامل تھے۔ وہی باتیں جو چودھری شجاعت حسین کے سامنے پیش کی گئی تھیں اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وزیراعظم کے علم میں آ چکی تھیں، ان کے سامنے دوبارہ پیش کی گئیں، انہوں نے اس سلسلے میں حکومت کے موقف اور سرگرمیوں کا ذکر کیا اور وفاق المدارس کے مصالحتی جذبے و کردار کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے سراہا۔

غازی عبدالرشید نے مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، مولانا مفتی تقی عثمانی اور دیگر سرکردہ حضرات کے ساتھ گفتگو کے دوران جو شرائط پیش کی تھیں ان پر بحث ہوئی اور اصولی طور پر طے پا گیا کہ غازی عبدالرشید کے ساتھ فون کا رابطہ دوبارہ بحال کیا جائے اور بات کو آگے بڑھایا جائے، تاکہ مزید تصادم کے امکانات کو روکتے ہوئے مسئلے کو پرامن طریقے سے حل کرنے کی کوشش کی جاسکے۔ اس موقع پر بھی یہ اصولی طور پر طے ہوگیا کہ غازی عبدالرشید کی تینوں شرطوں کو مان لیا جائے اور انہیں قابل عمل بنانے کے لیے مزید گفتگو کی جائے ان کی شرائط یہ تھیں۔

☆ انہیں گرفتار یا نظر بند نہ کیا جائے، بلکہ ان کے خاندن اور ذاتی سامان سمیت انہیں ان کے آبائی گاؤں کے مکان میں جانے دیا جائے، جہاں وہ مستقل رہائش اختیار کریں گے۔

☆ ان کے رفقا اور جامعہ حفصہ اور لال مسجد میں موجود افراد میں سے جو لوگ لال مسجد کے تنازعے سے قبل کے کسی کیس میں مطلوب نہیں ہیں، انہیں بھی گرفتار نہ کیا جائے، جب کہ اس سے پہلے کے مقدمات میں مطلوب افراد کی گرفتاری پر انہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

☆ لال مسجد کو محکمۂ اوقاف اسلام آباد کی تحویل میں دے دیا جائے، جو اس کے انتظامی معاملات وفاق المدارس کے مشورے سے چلائے گا، جب کہ جامعہ حفصہ اور جامعہ فریدہ کا انتظام وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سپرد کیا جائے۔

یہ غازی عبدالرشید کی شرائط تھیں، جن کے بغیر وہ ہتھیار ڈالنے پر آمادہ نہیں تھے، اس لیے وزیراعظم صاحب کے ساتھ ملاقات کے دوران یہ اصولی طور پر طے ہو گیا کہ جامعہ حفصہ اور لال مسجد میں موجود طلبہ، طالبات اور بچوں کی جانیں بچانے کی خاطر ان شرائط کو منظور کر لیا جائے اور اس کی تفصیلات وفاقی وزرا اور وفاق المدارس کے علما کرام باہم مل کر طے کر لیں۔

وزیراعظم سے ملاقات خوش گوار ماحول میں ہوئی اور ہم وہاں سے یہ امید لے کر آئے کہ مسئلے کو پرامن طور پر حل کرنے کی کوشش آگے بڑھے گی اور ہم مزید خون ریزی کو روکنے کے مشن میں کامیاب ہو جائیں گے۔

شام کو لال مسجد جانے کا پروگرام طے پایا اور فیصلہ ہوا کہ وفاق المدارس کے سرکردہ حضرات چودھری شجاعت حسین اور اعجاز الحق کے ہمراہ لال مسجد جا کر غازی عبدالرشید سے ملاقات کریں گے اور بات چیت کو آگے بڑھائیں گے، مولانا مفتی رفیع عثمانی، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، ڈاکٹر محمد عادل خان اور راقم الحروف شام چھ بجے کے لگ بھگ چودھری شجاعت حسین اور وفاقی وزرا کے ساتھ وزیراعظم ہاؤس سے ایک قافلے کی صورت میں لال مسجد کی طرف روانہ ہوئے، لیکن جب لال مسجد کے قریب حکومت کی طرف سے مقرر کردہ ٹاکنگ پوائنٹ تک پہنچے تو ہمیں آگے جانے سے روک دیا گیا، جب کہ اس سے قبل غازی عبدالرشید سے فون پر بات چیت ہو چکی تھی اور وہ نہ صرف وفد کا خیر مقدم کرنے اور ان کے ساتھ گفتگو کرنے کے لیے تیار تھے، بلکہ انہوں نے اندر جانے کا راستہ، گیٹ اور طریق بھی طے کر دیا تھا، مگر سیکیورٹی حکام کا کہنا تھا کہ اندر چوں کہ عسکریت پسند موجود ہیں، جن میں سے کوئی بھی شخص کچھ بھی کر سکتا ہے، اس لیے ہم آپ حضرات میں سے کسی کو لال مسجد میں نہیں جانے دیں گے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چنانچہ ہم سب وہاں ٹاکنگ پوائنٹ کے ساتھ ایک خالی مکان میں چلے گئے اور ٹیلی فون کے ذریعے بات چیت کر کے مصالحتی فارمولا کی تفصیلات طے کرنے میں مصروف ہو گئے۔ مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا ڈاکٹر عادل خان اور راقم الحروف نے چودھری شجاعت حسین، اعجاز الحق، محمد علی درانی اور طارق عظیم کے ساتھ تفصیلی بات کی اور اس دوران غازی عبدالرشید کے ساتھ بھی ٹیلیفونک رابطہ قائم رہا، بلکہ غازی عبدالرشید کے اصرار پر اس موقع پر مولانا فضل الرحمن خلیل کو بھی بلوا کر مذاکرات میں شریک کیا گیا اور غازی صاحب کے ساتھ زیادہ تر ٹیلیفونک بات چیت وہی کرتے رہے۔

نصف شب کے لگ بھگ ہم نے جو نکات مشترکہ طور پر تحریر کیے ان کا خلاصہ یہ ہے:

☆ غازی عبدالرشید کو ان کے خاندان اور ذاتی سامان سمیت بہ حفاظت ان کے آبائی گاؤں پہنچا دیا جائے گا۔

☆ طلبہ، وطالبات اور لال مسجد و جامعہ حفصہ میں موجود تمام افراد غازی عبدالرشید کے ساتھ ہی باہر آئیں گے، طالبات کو محفوظ مقام پر منتقل کر کے ان کے اصل خاندان کے پاس بھجوایا جائے گا، جبکہ طلبہ اور دیگر افراد کو محفوظ مقام پر منتقل کرنے کے بعد ان کی انکوائری ہوگی اور جو افراد لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے قضیہ سے قبل کے کسی مقدمے میں مطلوب نہیں ہیں، انہیں ان کے گھروں میں بھجوایا جائے گا اور چلڈرن لائبریری پر قبضے کی تاریخ سے پہلے درج شدہ مقامات میں مطلوب افراد کے خلاف قانون کے مطابق عدالتوں کے ذریعے کارروائی کی جائے گی۔

☆ جامعہ حفصہ اور جامعہ فریدیہ کا کنٹرول وفاق المدارس کے سپرد کر دیا جائے گا، جو ان کے قانونی معاملات حکومت کے مشورے سے نمٹائے گا، جب کہ لال مسجد محکمۂ اوقاف اسلام آباد کی تحویل میں دے دی جائے گی، جو اس کے انتظامی معاملات وفاق المدارس کے مشورے سے چلائے گا۔

اس مصالحتی فارمولے کے نکات وفاق وزیر مملکت طارق عظیم نے لکھے، جب کہ ان کی بنیاد پر انہیں باقاعدہ تحریر کی شکل راقم الحروف نے دی، جسے غازی عبدالرشید کو فون پر سنایا گیا اور انہوں نے اس سے اتفاق کر لیا۔ چودھری شجاعت حسین نے کہا کہ اس تحریر کو ایوان صدر میں لے جانا ضروری ہے، تا کہ حتمی منظوری حاصل کی جا سکے۔ چنانچہ وہ وفاقی وزرا کے ہمراہ ایوان صدر چلے گئے، جہاں سے کم وبیش دو گھنٹے کے بعد ان کی واپسی ہوئی اور ان کے پاس ایک نئی تحریر تھی، جس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ یہ حتمی فیصلہ ہے، جس میں کوئی ردو بدل نہیں ہو سکتا اور اس کا ہاں یا ناں میں آدھے گھنٹے کے اندر اندر جواب چاہیے۔ ہم نے تحریر پڑھی تو اس میں پہلی تحریر کے تینوں نکات کو تبدیل کر دیا گیا تھا، گویا غازی عبدالرشید کی شرائط کو قبول کرنے سے انکار کر دیا گیا اور اس نئی تحریر میں غازی عبدالرشید کو گرفتار یا نظر بند نہ کرنے کی بات گول کر دی گئی تھی۔ جامعہ حفصہ اور جامعہ فریدیہ کا انتظام وفاق المدارس کے سپرد کرنے کی بات حذف ہو گئی تھی اور لال مسجد کے تنازع کے دوران درج مقدمات میں کسی کو گرفتار نہ کرنے کی بات بھی ختم کر دی گئی تھی۔

یہ تین باتیں چونکہ غازی عبدالرشید کی شرائط تھیں، جن کے بغیر وہ ہتھیار ڈالنے پر کسی صورت میں آمادہ نہیں تھے۔ اس لیے ان کے بارے میں فیصلہ، ان ہی کو کرنا تھا، لیکن جب انہیں یہ تحریر فون پر سنائی گئی، تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور یہ کہا کہ جو تحریر پہلے سنائی گئی تھی، اسے وہ قبول کرتے ہیں اور اس پر قائم ہیں، لیکن اس نئی تحریر کو قبول کرنے کے لیے وہ تیار نہیں ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رات سوا دو بجے کے لگ بھگ خود میری گفتگو غازی عبدالرشید سے ہوئی، ان کا موقف وہی تھا، جو میں نے عرض کیا ہے، اس کے بعد ان سے ہمارا رابطہ منقطع ہوگیا اور ہم وفاق المدارس العربیہ کے حضرات چودھری شجاعت حسین اور ان کے رفقا سے یہ کہہ کر وہاں سے اٹھ کر آ گئے کہ ہمارا مشترکہ طور پر تحریر کردہ فارمولا تبدیل ہو جانے کے بعد اس نئی تحریر کی بنیاد پر ہم مذاکرات کو آگے بڑھانے اور کوئی ذمہ داری قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

آخر میں ایک بات کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ ایک ٹی وی چینل کے نشریے میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے رہنماؤں کو بطور خاص بلوایا گیا تھا اور وہ بلوانے والوں کے مہمان ہیں۔ یہ بات قطعی طور پر غلط ہے، ہم لوگ وفاق المدارس کی ہائی کمان کے فیصلے کے تحت صرف اس جذبے سے یہاں آئے تھے کہ مسئلے کے پرامن حل کی کوئی صورت نکل آئے اور مزید خون ریزی کو روکا جا سکے۔ اس میں ہمیں کامیابی حاصل نہیں ہوئی، جس کے اسباب کی نشاندہی مذاکرات کی رپورٹ میں کر دی گئی ہے، جب کہ وفاق المدارس کے انتظام کے تحت ہی، یہاں اس کی مجلس عاملہ کے اجلاس تک اسلام آباد میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔

☆☆☆

لال مسجد کے خلاف آپریشن ''خاموشی'' میں جاں بحق ہونے والوں کی بتائی جانے والی سرکاری تعداد ان لوگوں کے لیے بھی باعث حیرت ہے، جنہوں نے ایکشن میں حصہ لیا، اگرچہ فوجی ترجمان ایسے دعوؤں کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیتے ہیں، ایک ذریعے نے جو فوج کے ساتھ طویل عرصے سے وابستہ ہے دعویٰ کیا کہ اس کی آپریشن میں براہ راست حصہ لینے والے ارکان سے ملاقات ہوئی، ذریعے نے اس نمائندے کو بتایا کہ فوجی ترجمان کی جانب سے اعلان کی گئی ہلاکتوں کی سرکاری تعداد میں ان لوگوں کو بھی سمجھ میں نہیں آئی، جو اس خونی منظر کے چشم دید گواہ ہیں، ذریعے نے اصرار کیا کہ جاں بحق ہونے والوں میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے، لیکن فوجی ترجمان اپنی سرکاری بریفنگ میں مستقل یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ آپریشن کے دوران جامعہ حفصہ اور لال مسجد کمپلیکس میں ایک بھی عورت یا بچہ جاں بحق نہیں ہوا۔ جب فوجی ترجمان میجر جنرل وحید ارشد سے رابطہ کیا گیا، تو انہوں نے کہا کہ اگر اس نمائندے کے ذریعے کا تعلق فوج سے ہے تو محض جھوٹ بول رہا ہے۔ میجر جنرل ارشد کا موازنہ جب ان کے پیش رو سے کیا گیا جو انتہائی سخت سوال پر سیخ پا نہیں ہوتے تھے، تو انہوں نے کہا کہ وہ میڈیا کو حقائق بتاتے رہے ہیں۔ تاہم اموات کی بھاری تعداد سے متعلق خبروں میں کمی ہوئی ہے۔ نہ صرف یہ کہ کچھ وزرا نے بعض اطلاعات کے مطابق یہ کہا ہے کہ جاں بحق ہونے والوں کی تعداد 200 سے زائد ہے، بلکہ میڈیا کی اطلاعات اور اپوزیشن کی جانب سے یہ کہا گیا ہے کہ آپریشن میں مرنے والوں کی تعداد کئی سو سے بھی زائد ہو سکتی ہے۔

(رپورٹ)

© rasailojaraid.com